مرثیہ دیگر

کس دن اس شادی نے پایا تھا قرار
رات جلوے کی دلھن ہے سوگوار

ہوئے جس شادی کا یہ انجام کار
رو دی دلھن گھونگھٹ میں چھپ کے زار زار

غم سے پر شادی کے گھر کو دیکھ کر
جس جا پڑتی ہے پھر اس کی نظر

سر کو دھنتی ہے وہ شادی سا اس جا
ہو گئے ہیں اس سے بھی بے اختیار

لوگ کیوں روتے ہیں میرے گرد و پیش
مر گیا کوئی مگر از قوم و خویش

کہتے ہیں یہ غم سی ہوئے ہیں سینہ ریش
سچ تو کہہ یہ راز مجھ سے غمگسار

گھر تو آتا ہے نظر ماتم سرا سے
کس لیے یہ ہاتھ مہندی سے رنگا ہے

شادی کے کپڑے مجھے تم کیوں پنہا
کیوں کیا میرے تئیں اتنا سنگار

جس گھڑی کرتی ہے یہ باتیں دلھن
اٹھ آتے ہیں کلیجے تا دہن

سنتے ہیں اور اسکو اہل انجمن
چلتی ہے ہر چشم سے لوہو کی دھار

بیاہ دیکھا ہے غرض ایسا کہیں
غم سے یوں ہر ایک کی آنکھیں بہیں

جسمیں جز ماتم خوشی ذرہ نہیں
ہو گئے ہیں سینے سنگ آبشار

سوتے کو نوشہ نے خوش کی لحد تنگ
کھیلے ہے سارا کٹم لوہو سے رنگ

چھوڑ کر اپنی نولی کا پلنگ
سمدھنیں روتی ہیں ڈھاڑیں مار مار

کیا کروں آگے میں ساچق کا بیان
لی ہیں نیزہ و تیر سروں کی ٹکیاں

دل پر از خون رنگ کے شیشے ہیں یاں
گل ہیں آرائش کے زخم بے شمار

کیا کہوں اب جو تھی مہندی کی رات
ایسی ہی پھر دھوم سے آئی برات

صبح کی افسوس میں ملتے ہات
ہو گیا روز قیامت آشکار

جو براتی ہیں گریباں چاک سب
شور اور اپنی لہو میں جان بلب

خاک سر ڈالے ہوئے یک یک وجب
گرد نوشہ کی لوتھ کے زار و نزار

اسطرح لائے غرض دولھن کے گھر
جب پڑی عورات کی اس پر نظر
لگ کے اس تن کے گلے دولھا کی ماں

اک تن نے سر کو دلے کھاٹ پر
عرش سے آواز شیون ہوئی پار
بولی لے نوشہ ترا سر ہے کہاں

کیا دھنکانے مین دیا اے میر بجان
بیچ تو کہہ کن نے لیا تن سے اُتار

چرخ کو بھایا نہ سہرا سر ترے
کرکے بیجان تجکو بھیجا گھر ترے
کچھ نہ رحم آیا جوانی پر ترے
کیون ترا دشمن ہوا یہ نابکار

تن کو تیرے جس جگہ کرتی ہون غور
پڑی ہے جسپہ تیغ ظلم و جور
زخم سے خالی نہین باقی وہ ٹھور
ہو نہین سکتا ہے جس کا کچھ شمار

کیا کرون مجھپر مقید لوگ ہین
جنکی نظرون بیچ سے شبہے مین تین
ڈھونڈھ لاؤن ورنہ تیرے سر کو مین
اُنکے بھی تو آگے یا جاوے شمار

کوئی کہتا ہے تجھے دولھا نہین
یہ جفا مین بیاہ مین کن نے سہین
طور دولھا کے یہ ہوتے ہین کہین
اس طرح کرکے دکھین ہین نہار

کرتی ہے فریاد جب تیری دُلھن
لگتے ہین سمجھانے کہہ کہہ یہ سخن
پاس اُسکے آکے سب مرد و زن
غم نہین کہنے کا تجھکو اعتبار

دیکھ لے تو بھی یہ جسم پاش پاش
تیرے نوشہ کا کرین اسکے ہم تلاش
لائے ہین کسکی خدا جانے یہ لاش
صبر دے تک دلکو مت کر اضطرار

بیاہ کا تیرے ہی دیکھا یہ اصول
سمدھنین چہرے لیے اپنے ملکے دھول
ہو رہین جسکی جو تھی کو بیچ دیکھ بھول
لے لے تیرا نام پیٹین بار بار

اسطرح لیجائین گے اب اہل کین
وہ جو بھائی ہے دلھن کا عابدین
ساتھ سب کے تیری دلھن کی تئین
دینگے اُسکے ہاتھ اونٹون کی مہار

اشتر و بیر سمدھنین اندوہ ناک
عابدین پیادہ جلو مین سینہ چاک
جانیکی کرتی ہوئی سب سر پہ خاک
سیس دن دولھا کا نیزے پہ سوار

ہان غرض نوشہ کی کرتی تھی یہ بین
لے زمین سے تا فلک تھا شور و شین
سامعونکے دمبدم بھرتی تھی متن
نالہ و فریاد مین سنتے کہسار

سودا اب اس مرثیہ کو اختتام
ہونگے محشر مین ترے حامی امام
دیکھے بھیج آل محمدؐ پر سلام
سب طرح بخشے گا تجکو کردگار